## سوال

کیا ران بھی ستر میں داخل ہے؟

## جواب

سوال: کیا ران بھی ستر میں داخل ہے؟

جواب: بعض اوقات کوئی سوال نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔
شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:
سوال: کیا سنت نبویہ میں دلیل ملتی ہے کہ گھٹنے سے لیکر ناف تک مرد کا ستر ہے، مجھے یہ دلیل نہیں ملی؟
الحمد للہ:
بہت ساری احادیث میں آیا ہے کہ مرد کا ستر گھٹنے اور ناف کے درمیان ہے، اور گھٹنا اور ناف ستر میں شامل نہیں
دیکھیں: المجموع للنووی **(173/3)** اور المغنی ابن قدامہ **(286/2)**.
ان میں سے کچھ احادیث درج ذیل ہیں:
**1**-ابوداود اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اپنی ران ننگی مت کرو، اور نہ ہی تم کسی زندہ یا مردہ کی ران دیکھو"

سنن ابوداود حدیث نمبر **(3140)** سنن ابن ماجہ حدیث نمبر **(1460)**.

**2**-امام احمد نے محمد بن جحش رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معمر کے پاس سے گزرے تو معمر کی رانیں ننگی تھیں اور میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"اے معمر اپنی رانیں ڈھانپ لو، کیونکہ رانیں ستر میں شامل ہیں"

مسند احمد حدیث نمبر **(21989)**.

**3**-احمد ابوداود اور ترمذی نے جرھد اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جرھد کے پاس سے گزرے تو انکی ران ننگی تھی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران ستر میں شامل ہے؟"

مسند احمد حدیث نمبر **(15502)** سنن ابوداود حدیث نمبر **(4014)** سنن ترمذی حدیث نمبر **(2798)**.

4-امام ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" ران ستر میں شامل ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2798).

ان احادیث کے متعلق علامہ البانی رحمہ اللہ " اراواء الغلیل " میں کہتے ہیں :

" یہ احادیث اگرچہ سند میں ضعف سے خالی نہیں یہ احادیث ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں، کیونکہ ان میں کوئی راوای متھم نہیں، بلکہ انکی علت اضطراب، جہالت، اور احتمال ضعف کے گرد گھومتی ہے صحیح حدیث مروی ہونے کی بنا اس جیسی احادیث سے دل مطمئن ہوتا ہے، خاص کر امام حاکم نے ان میں سے بعض کو صحیح کہا ہے، اور امام ذہبی نے انکی موافقت کی ہے، اور امام ترمذی نے کچھ کو حسن قرار دیا ہے، اور امام بخاری نے کچھ کو صحیح بخاری میں معلقا بیان کیا ہے

بلاشک مصطلح حدیث کا علم رکھنے اور اسے تلاش کرنے والا شخص یہ جا نتا ہے کہ ان احادیث میں سے ہر ایک معلول ہے لیکن یہ ہے کہ ان سب احادیث کی مجموع اسناد حدیث کو قوت دیتی ہیں، تو یہ حدیث صحیح کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے، خاس کر اس باب میں اور بھی شاہد وغیرہ ہیں " انتہی مختصرا

دیکھیں : ارواء الغلیل (297/1).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

" اور یہ احادیث اگرچہ سب کی سندیں متصل نہ ہونے کا کہا جاتا ہے، یا پھر بعض راوي ضعیف ہیں، لیکن یہ ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں، تو یہ سب مل کر مطلوبہ حجت تک پہنچ جاتی ہیں " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (165/6).

اور جمہور فقہاء نے ان احادیث کے مقتضاء پر عمل کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ مرد کا ستر گھٹنے اور ناف کے مابین ہے

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (284/2).

واللہ اعلم.